

سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب

خطبہ وتر تنبیہ مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

اسوۂ رسول اکرم ﷺ

اور بچوں پر رحمت و شفقت

تَحْمِلُهُ وَتُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
 عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ (بخاری شریف)
 حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں فرماتا

دوسری حدیث: عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ (الادب المفرد امام بخاری)
 حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔
 میرے محترم سامعین! مذکورہ بالا دو حدیثیں بظاہر چھوٹی چھوٹی ہیں مگر حقیقت میں آپ صلی اللہ علیہ

وسلم نے کوزے میں سمندر کو بند کر دیا ہے۔ انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے اس لئے بھی رحم اور حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق ہے اسلام ایک ایسا دین ہے جس میں اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو بھروسہ دے، خیر خواہی، اور حسن سلوک کی تاکید فرماتے ہیں کیونکہ مخلوق پر شفقت، مہربانی اور رحم کرنا صفت خداوندی ہے اللہ تعالیٰ کی ذات رحمن و رحیم ہے اسکی رحمت بہت وسیع ہوتی ہے۔ رحمانیت اور رحمت کی وجہ سے علو اللہ یعنی اللہ کا دشمن شرک اور کافر حتیٰ کہ وجود باری تعالیٰ کا منکر سب اس کے دستِ خوان سے کھاپی رہے ہیں۔

آپ خود سوچیں اگر اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پروردگار ہے تو اپنا رزق، زندگی کا رزق، دنیا کی چمک دمک نمرود جیسے ظالم متکبر اور خدائی کے دعویدار پر بھی بند نہیں کرتا۔

اگر اللہ موسیٰ کلیم اللہ کا رب ہے تو سب ضروریات زندگی فرعون لعین پر بھی بند نہیں کرتا۔ ہامان اور قارون پر رزق کے دروازے بند نہیں کرتا۔ اس کی رحمت دنیا میں کافر و مسلم،

مشرک و موحد سب کیلئے عام ہے۔ اس نے دنیا کے پیدائش سے ہزار سال پہلے عرش کے اوپر بڑے واضح الفاظ میں لکھا ہے۔

ان رحمتی وسعت غضبی میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بھی یہی چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے کہ وہ بھی نہایت رحمت، شفقت اور مہربان ہوں۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اسکی صفات کو اپنایا جائے حدیث شریف میں آتا ہے۔

صفات الہیہ کو اختیار کریں

تخلقوا باخلاق اللہ: اللہ کی صفات اپنے اندر پیدا کرو یعنی یہ کہ اللہ تعالیٰ جواد ہے تم بھی سخاوت کرتے رہو وہ سارے تم بھی اللہ تعالیٰ کے بندوں کی ستر پوشی کرتے رہو وہ غفار ہے تم بھی مجرم کو معاف کرتے رہو۔ وہ رحیم ہے اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے تم بھی آپس میں ایک دوسرے پر رحم اور شفقت کرتے رہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ساری دنیا کیلئے رحمت تھی اللہ تعالیٰ کا پاک ارشاد ہے وما ارسلناک الا رحمة للعالمین (الانبیاء) اور ہم نے آپ کو رحمت بنا کر بھیجا تمام جہاں والوں پر۔ مہربانی کرنے کیلئے۔ اس آیت کی تفسیر و شرح میں علماء کرام نے لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مسعود پر سب لوگ ایمان لائے، ان کے لئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا اور آخرت دونوں میں رحمت ہی رحمت ہیں کہ دنیا میں ایمان قرآن اور اسلام جیسی عظیم الشان نعمت ملی۔ اور آخرت میں نجات عن النار اور دخول الی الجنة کے مستحق ہو گئے۔ یہ مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے مسلمان کو مل رہا ہے۔ اور کافروں کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے رحمت ہیں کہ دنیا میں فوری طور پر ہلاک ہونے سے محفوظ ہو گئے۔ جس طرح پہلی امتیں مفرمانی کی صورت میں فوراً مستحق عذاب ٹھہرا کر ملیا مٹ ہو جاتی اور ہمیشہ کیلئے ان کا نام و نشان تک مٹ جاتا تھا کبھی تو مسخ ہو کر ان کی صورتیں بندروں جیسے ہو جاتیں اور کبھی زمین میں دھنس کر بے نام و نشان ہو جاتے اور کبھی آسمان سے پتھروں کی بارش اور کبھی جبرائیل علیہ السلام کی چیخ سے ختم ہو جاتے، اللہ تعالیٰ کے مفرمان اس طرح کے عذابوں سے دنیا میں محفوظ رہتے ہیں۔

اسوہ رحمت عالم ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار کی تکالیف اور اذیتوں کی شکایت کی اور کہنے لگے حضور! ان بد بختوں کی حق میں بددعا کریں کہ سب ہلاک ہو جائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ میں بددعا کے لئے نہیں بھیجا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ساری عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

پیغمبر رحمت ﷺ کا اہل طائف کے ساتھ سلوک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طائف کے سفر کا مشہور واقعہ ہے کہ جب ان ظالموں نے ان کو پتھر مار کر پاؤں مبارک ابو لہان کر دیئے تو اس وقت آسمان سے اللہ تعالیٰ نے عذاب کا فرشتہ نازل فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت طلب کی۔ حضور! اگر آپ اجازت دیں تو طائف کے یہ دونوں پہاڑ باہم ملا دوں اور ان بد نصیبوں کو درمیان میں بیچ دوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ یہ لوگ مسلمان نہ بھی ہوں تو ان کی اولاد میں سے کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کا نام لینے والا پیدا ہو جائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان پر رحم کھا کر بددعا نہ دی اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ اٹھاتے تو الفاظ کہنے سے پہلے یہ لوگ ہلاک ہو جاتے آج دیکھو طائف کے لوگ ایمان والے ہیں۔

بچوں کے ساتھ شفقت و محبت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کتنی بلند و بالا ہے تمام انبیاء کرام سے مقام و مرتبہ میں بھی فضیلت رکھتے ہیں مگر اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کیساتھ بہت زیادہ پیار کرتے تھے۔ کود میں اٹھاتے سر پر شفقت اور محبت کا ہاتھ رکھتے اپنے نواسے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہما کو نماز کی حالت میں پیٹھ پر سوار کرتے اور فرماتے تمہارا کیسا اچھا اونٹ ہے ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت جاء اعرابی الى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتقبلون صبيانكم فماتقبلهم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما ملك ان تزع اللہ من قلبك الرحمة (الصحيح البخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ ایک دیہاتی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا تم لوگ اپنے بچوں کو پیار کرتے ہو ہم تو ان کو عیا نہیں کرتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا کیا علاج کروں کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحمت کا مادہ نکال دیا۔

بچوں سے رحم کی ترغیب

اسی طرح ایک دوسری روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل ہے کہ

وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن بن علی رضی اللہ عنہ وعنہ الا قدع بن حابس التیمی جالس فقال الا قرع ان لی عشرة من الولد ما قبلت منهم احدا۔ فنظر الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم قال من لا یرحم لا یرحم (رواه مسلم فی الصحيح)

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن کو بیا رکھا جبکہ آپ کے پاس اقرع بن حابس حمی بیٹھے تھے اقرع نے کہا کہ میرے دس بیٹے ہیں میں نے ان میں سے کسی کو کبھی بیا نہیں کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف نظر فرمائی اور فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ رحم اسی شخص کے دل سے نکالا جاتا ہے جو بد بخت ہو بلکہ نیک بخت وہ انسان ہے جو اپنے اولاد رشتہ دار بلکہ تمام مخلوق پر رحم کرتا ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص آدمیوں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ تعالیٰ بھی رحم نہیں فرماتا۔

ایک عورت کا واقعہ

وعن انس ابن مالک رضی اللہ عنہ جاءت امرأة الى عائشة رضی اللہ عنہا فاعطها عائشة رضی اللہ عنہا ثلاث تمرات فاعطت كل صبي لها تمره وامسكت لنفسها تمره فاكل الصبيان التمرتين ونظرا الى امها فعملت الى التمرة فشقتها فاعطت كل صبي نصف تمره فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته عائشة رضی اللہ عنہا فقال وما يعجبك من ذلك لقد رحمها اللہ برحمته صبيها (رواه البخاری)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت جسکے ساتھ دو بچیاں تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی آپ رضی اللہ عنہا نے اس عورت کو تین کھجوریں دیں اس عورت نے اپنے ہر بچی کو ایک ایک کھجور دی اور ایک کھجور کو اپنے لئے رکھ چھوڑ دی دونوں بچیاں اپنی اپنی کھجور کھا کر اپنی ماں کی طرف دیکھنے لگی اس عورت نے اس تیسرے کھجور کو بھی جاس نے اپنے لئے رکھی تھی۔ آدمی کر کے دونوں بچیوں کو دیدی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا آپ نے فرمایا عائشہ تجھے اس سے کیا تعجب ہے اللہ تعالیٰ نے اس عورت پر رحم فرمایا کیونکہ اس نے اپنے بچیوں پر رحم کیا۔

مسلم شریف نے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے آخر میں اس طرح بیان فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس عورت کے اس طرز عمل سے بہت متاثر ہوئی اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو عمل کی وجہ سے اس کیلئے جنت عطا

کرنے کا اور دوزخ سے رہائی کا فیصلہ فرمادیا اور دوسری روایت جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بندے یا بندی پر اللہ کی طرف سے بیٹیوں کی ذمہ داری پڑے اور وہ انکے ساتھ اچھا سلوک کرے تو یہ بیٹیاں آخرت میں اسکی نجات کا سامان بنیں گی۔ مطلب یہ ہے کہ یہ بندہ یا بندی اگر کچھ گناہوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے بالفرض مستحق سزا اور عذاب ہوا تو اپنی لڑکیوں کیساتھ حسن سلوک کے صلہ میں اس کی مغفرت فرمادی جائیگی اور وہ دوزخ سے بچا دیا جائے گا۔

زمانہ اولاد کی فضیلت

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی ہاں لڑکی پیدا ہو پھر نہ تو وہ اسے کوئی تکلیف پہنچائے اور نہ اس کی توہین اور ناقدری کرے اور محبت اور نیک برتاؤ میں اس کو ترجیح دے یعنی اس کے ساتھ بھی لڑکے جیسا برتاؤ کرے تو اللہ تعالیٰ اس لڑکی کے ساتھ حسن سلوک کے صلے میں اس کو جنت عطا فرمائے گا۔

خلاصہ کلام

محترم سامعین! میں نے آپ کے سامنے دودھ شیش ذکر کیں تھیں جن کا خلاصہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کرنا اپنی ذات کی طرف اللہ تعالیٰ کی رحمت کو توجہ کرانا ہے، انسان تو انسان ہے جانور اس سے بھی زیادہ رحم اور حسن سلوک کے مستحق ہیں۔ حدیث کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بدکار عورت کی اس وجہ سے مغفرت فرمادی کہ اس نے ایک کتے کو جو پیاسا تھا پانی پلا دیا اور اسی طرح ایک عورت کو بلی کی وجہ سے دوزخ میں داخل کر دیا کہ ایک دفعہ بلی نے آکر دودھ پیا تھا اس عورت نے بلی کو پکڑ کر ری سے باندھا اور وہ بھوک سے مڑھال ہو کر گھاس پھوس کھاتی رہی، اللہ تعالیٰ نے اس بے زبان جانور کو تکلیف دینے کی وجہ سے اس عورت کو جہنم رسید کیا اس لئے میرے محترم دوستو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے اندر تمام مخلوقات کے ساتھ حسن سلوک و رحم اور شفقت کا جذبہ پیدا کریں ہمارے اکابر دیوبند اپنے کتابوں میں لکھتے ہیں کہ کسی گنہگار بندے سے اس کی گناہوں کی وجہ سے نفرت نہیں کرنی چاہئے۔ بلکہ یہ بندہ تو اور بھی زیادہ رحم و شفقت اور حسن سلوک کا مستحق ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو تمام مخلوقات پر رحم اور حسن سلوک کا جذبہ عنایت فرمائیں۔ آمین۔